www.KitaboSunnat.com

جائز ہے اور یہ بھی فرق نہیں کیا کہ ایسا کھانا کتابی کی زمین سے کہ جائز ہوا ور غیر کتابی مشرک کی زمین سے ناجائز ہو۔[۱]

جواب، سوال نمبر ۲

بنی آدم کے لعاب کا مسئلہ کہ آیا صرف مسلمان کا لعاب پاک ہے یا کہ ہر بنی آدم کا؟

فَاَقُوْلُ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ :

ابن قدامہؒ اور احمد شاکرؒ کے مطابق تو اہلِ اسلام کی اکثریت اس کی طہارت کے قائل ہیں، یعنی وہ یہ فرق نہیں رکھتے کہ لعاب مسلمان کا ہے یا کہ کافر یا مشرک کا، لیکن تعجب ہے کہ انہوں نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔

جب کہ بعض اہلِ ظاہرؒ، حسن بصریؒ اور ان سے ماقبل حضرت عبداللہ بن عباسؓ

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ سے) اس بات کی طرف توجہ نہیں دی (نیل الاوطار، ج ۱، ص ۳۲)

[۱] مفسر قرطبیؒ فرماتے ہیں:

وَلَا بَأْسَ بِأَكْلِ طَعَامِ مَنْ لَا كِتَابَ لَهُ كَالْمُشْرِكِيْنَ وَعَبَدَةِ الْأَوْثَانِ مَا لَمْ يَكُنْ مِنْ ذَبَائِحِهِمْ

یعنی مشرکین اور بت پرستوں کا کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ ان کا ذبیحہ نہ ہو۔ (تفسیر قرطبی، ج ۳، ص ۲۰۷۵)

[۲] صحیح بخاری کا ایک ترجمۃ الباب یوں ہے "بَابُ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ" یعنی عام اور غلیظ تھوک کپڑے وغیرہ میں تھوکنے کا بیان۔

امام صاحب نے تبویب ہذا ابواب طہارت کے ضمن میں ذکر کی ہے۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں، مصنف کا اس سے مقصود یہ ہے کہ اس کے پانی میں پڑ جانے سے پانی خراب نہیں ہوگا۔

پھر چند سطور کے بعد رقمطراز ہیں:

"اس سے مصنف کا مقصود کُلّی کی طہارت پر استدلال کرنا ہے اور بعض اہلِ علم نے لعاب دہن کی طہارت پر اجماع بھی نقل کیا ہے، لیکن ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے کہ لعاب غیر طاہر ہے اور ابن حزم نے کہا ہے کہ سلمان فارسیؓ اور ابراہیم سے صحیح طور پر ثابت ہے کہ لعاب جب فم سے علیحدہ ہو تو وہ ناپاک ہے۔" (فتح الباری، ج ۱، ص ۳۵۳)

بظاہر مسئلہ ہذا میں واللہ اعلم مسلم، غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں دونوں کا لعاب یکساں ہے نیز اس لئے بھی کہ کتابیہ بیوی کا صرف پسینہ لگنے سے بالاتفاق غسل جنابت واجب نہیں، جبکہ لعاب اور پسینہ دونوں (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف منسوب قول یہی ہے کہ :

" مشرک چونکہ نجس ہیں ، اس لئے ان کا لعاب بھی نجس ہے ۔ "

لیکن اگر ہم اس شاذ قول کو چھوڑ دیں تو بھی مکروہ تو ہو گا ہی ۔ کیونکہ بنی آدم ۔ کے جسم میں جراثیم کا سلسلہ تو قائم ہی ہے بالخصوص لعاب دہن میں ۔ صرف مسلمان کا لعاب پاک بھی ہے اور شفاء بھی بالخصوص جب کہ اس کے ساتھ قرآنی آیات مل جائیں ۔ اس طرح وہ پیغام الفت بھی ہے اور اس کی ادلہ الگ سے قائم ہیں ، لیکن چونکہ یہ سوال کا حصہ نہیں ۔ اس لئے ان کے ذکر کی ضرورت نہیں ۔

ہاں میرے خیال میں ، قول جمہور کی تائید میں مسند احمد ج ۳ ، ص ۸۲ اور مسند احمد ج ۱ ، ص ۴۱۳ میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث پیش کی جا سکتی ہے ۔ جس کے مطابق شیطان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز میں خلل واقع کیا ، تو آپ نے اس کا اچھی طرح گلا گھونٹا جس کی وجہ سے اس کا لعاب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں تک آ گیا ۔ اور شیطان چونکہ راس المشرکین ہے ۔ اس کے باوجود آپ نے نماز نہ چھوڑی اور نہ ہی ہاتھ دھویا تو معلوم ہوا کہ مشرک کا لعاب بھی پاک ہے ۔ البتہ کراہت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے ۔

علاوہ ازیں لعاب دہن کی ایک ایسی خصوصیت بھی ہے ، جو کہ باقی جسم کو حاصل نہیں کہ جیسے انسان کھٹی چیز کھانے لگے ، تو لعاب میں کھٹاس آ جائے گی ۔ میٹھی چیز کھانے لگے تو مٹھاس کا اثر ہو گا ۔ کڑوی چیز کھانے سے پہلے کڑواہٹ پہلے ہی معلوم ہونے لگتی ہے ۔ علی ہذا القیاس دماغ میں نفرت ہو تو لعاب دہن میں بھی اس کی خصوصیت اور اگر محبت ہو تو اس میں اس کی ملاوٹ ہو گی ۔ اس لئے اگر دونوں کے لعاب کو پاک بھی سمجھا جائے تو بھی مشرک کا لعاب مومن کے لعاب کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی دونوں کی ایک حیثیت ہو گی ۔ ہو سکتا ہے ایک شفا ہو اور دوسرا بیماری ۔ سؤر المؤمن شفاء کا مفہوم مخالف بھی یہی ہے کہ سؤر الکافر مرض ۔

(باقی حاشیہ گزشتہ صفحہ سے) گوشت سے متولد ہیں ۔ لہٰذا دونوں کا حکم ایک ہے ۔ انسانی گوشت صرف کرامت کی بناء پر حرام ہے ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ